ڈاکٹر سید مقیل حسین
اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، سیالکوٹ
منیرہ خانم
لکچرار (سابقہ) فاطمیہ ڈگری کالج، سولجر بازار، کراچی

اسلامی فلسفہ حجاب اور مسلم ممالک میں اس کے عملی مظاہرے

Abstract

This article has been considered to describe importance of Hijab according to Quran Majeed and in the light of Ahadith. It has description about the meanings of Hijab and its definition in the light of Sharia. In addition to that it has elaborated effects of Hijab and its practical precedents in the Islamic world.Apart of that it contains a major view about the dignity of women and the status that Islam has given.

کلیدی الفاظ

حجاب، شرافت، تہذیب، محرم، ستر، عصمت

مقدمہ

دین اسلام، اللہ تعالی کا پسندیدہ ترین دین ہے اس کا ہر حکم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کے ذریعہ انسان بشریت کے تقاضوں کو احسن طریقے سے پورا کر سکتا ہے، اسلام اور اسلامی نظامِ حیات ایک پاک و پاکیزہ معاشرے کی تعمیر اور انسانی اخلاق وعادات کی تہذیب کرتا ہے۔ اسلامی ضابطہ حیات کی پیروی کر کے انسان اپنے معاشرتی زندگی کو ہر طرح سے سکون اور پیار و محبت سے بھر سکتا ہے۔ اسلام کے جملہ احکامات میں سے ایک حکم پردے کا بھی ہے۔

پردہ اردو زبان کا لفظ ہے۔ جسے لغتِ عرب میں حجاب کہا جاتا ہے۔ لغوی اعتبار سے لفظ حجاب پہناوا اور نقاب کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔(1) لیکن بیشتر جگہوں پر حجاب ہی کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے ،اس لفظ کو پہناوے کے مفہوم میں اس لیے لیا گیا ہے کہ حجاب پہناوے کا ذریعہ ہے اور شاید ہم یہ کہہ سکیں کہ اصل لغت کے اعتبار سے ہر پہناوا حجاب نہیں بلکہ صرف وہی پہناوا حجاب ہو گا جو چہرے کو ڈھانپ دے۔ قرآن مجید میں جہاں پردے کے مفہوم میں آیا ہے وہی پر ڈہانپنے اور چھپ جانے کے عمومی مفاہیم میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ جیسے حضرت سلیمان علیہ سلام کے واقعے میں قرآن مجید یوں توصیف کرتا ہے۔"حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَاب۔"(2) یہاں تک کہ سورج پس پردہ چھپ گیا۔

اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید کی سورہ نور اور سورہ احزاب میں حجاب کی اہمیت، احکامات اوراس کے فلسفے کو بیان کیا ہے چناچہ سورہ نور میں ارشاد خداوندی ہے: قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ۔ اور پیغمبر علیہ السّلام آپ مومنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں کہ یہی زیادہ پاکیزہ بات ہے اور بیشک اللہ ان کے کاروبار سے خوب باخبر ہے۔"(3) اس کے بعد آگلی آیت میں بھی پردے

کی تاکید کی گئی ہے:"وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔(4) اور مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں علاوہ اس کے جو ازخود ظاہر ہے اور اپنے دوپٹہ کو اپنے گریبان پر رکھیں اور اپنی زینت کو اپنے باپ دادا۔ شوہر۔ شوہر کے باپ دادا۔ اپنی اولاد اور اپنے شوہر کی اولاد اپنے بھائی اور بھائیوں کی اولاد اور بہنوں کی اولاد اور اپنی عورتوں اور اپنے غلام اور کنیزوں اور ایسے تابع افراد جن میں عورت کی طرف سے کوئی خواہش نہیں رہ گئی ہے اور وہ بچے جو عورتوں کے حجاب کی بات سے کوئی سروکار نہیں رکھتے ہیں ان سب کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کریں اور خبردار اپنے پاؤں پٹک کر نہ چلیں کہ جس زینت کو چھپائے ہوئے ہیں اس کا اظہار ہو جائے اور صاحبانِ ایمان تم سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے رہو کہ شاید اسی طرح تمہیں فلاح اور نجات حاصل ہو جائے۔"(5) ان آیات کریمہ میں اللہ تبارک وتعالی نے واضح طور پر پردے کا حکم دیا ہے جس پر عمل کرنا ہر انسان پر واجب ہے۔ اسی سورت کی اگلی آیات میں بھی اللہ تعالی نے پردے کے احکامات بیان کیے ہیں:"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (59) وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔"(6) ایمان والو تمہارے غلام وکنیز اور وہ بچّے جو ابھی سن

بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں ان سب کو چاہیئے کہ تمہارے پاس داخل ہونے کے لئے تین اوقات میں اجازت لیں نماز صبح سے پہلے اور دوپہر کے وقت جب تم کپڑے اتار کر آرام کرتے ہو اور نماز عشاء کے بعد یہ تین اوقات پردے کے ہیں اس کے بعد تمہارے لئے یا ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے پاس چکر لگاتے رہیں کہ اللہ اسی طرح اپنی آیتوں کو واضح کرکے بیان کرتا ہے اور بیشک اللہ ہر شے کا جاننے والا اور صاحبِ حکمت ہے۔ اور جب تمہارے بچے حد بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اسی طرح اجازت لیں جس طرح پہلے والے اجازت لیا کرتے تھے۔ پروردگار اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتوں کو واضح کرکے بیان کرتا ہے کہ وہ صاحبِ علم بھی ہے اور صاحبِ حکمت بھی ہے۔ اور ضعیفی سے بیٹھ رہنے والی عورتیں جنہیں نکاح سے کوئی دلچسپی نہیں ہے ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنے ظاہری کپڑوں کو الگ کردیں بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور وہ بھی عفت کا تحفظ کرتی رہیں کہ یہی ان کے حق میں بھی بہتر ہے اور اللہ سب کی سننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے۔"(7) ان آیات کریمہ میں پردے کی پابندی اور عفت و پاکدامنی پر زور دیا گیا ہے اور ہر قسم کی بے حیائی سے روکا گیا ہے۔ خداوند کریم سورہ احزاب میں بھی اسلامی حجاب کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اہل ایمان کو ندا دے رہا ہے۔"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا۔(8) اے ایمان والو خبردار پیغمبر کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہونا جب تک تمہیں کھانے کے لئے اجازت نہ دے دی جائے اور اس وقت بھی برتنوں پر نگاہ نہ رکھنا ہاں جب دعوت دے دی جائے تو داخل ہو جاؤ اور جب کھالو تو فوراً منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں نہ لگ جاؤ کہ یہ بات پیغمبر کو تکلیف پہنچاتی ہے اور وہ تمہارا خیال کرتے ہیں حالانکہ اللہ حق کے بارے میں کسی بات کی شرم نہیں رکھتا اور جب ازواجِ پیغمبر سے کسی چیز کا سوال کرو تو حجاب کے پیچھے سے سوال کرو کہ یہ بات تمہارے اور ان کے دونوں

کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہیں حق نہیں ہے کہ خدا کے رسول کو اذیت دو یا ان کے بعد کبھی بھی ان کی ازواج سے نکاح کرو کہ یہ بات خدا کی نگاہ میں بہت بڑی بات ہے۔"(9) اسی سورۃ کی اگلی آیت میں ارشاد خداوندی ہے۔ "لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا۔"(10) اور عورتوں کے لئے کوئی حرج نہیں ہے اگر اپنے باپ دادا، اپنی اولاد، اپنے بھائی، اپنے بھتیجے اور اپنے بھانجوں کے سامنے بے حجاب آئیں یا اپنی عورتوں اور اپنی کنیزوں کے سامنے آئیں لیکن تم سب اللہ سے ڈرتی رہو کہ اللہ ہر شے پر حاضر وناظر ہے۔(11) اس کے بعد اللہ تعالی اپنے حبیب رسول اکرم ﷺ کو پردے کے بارے میں کہتا ہے۔"يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔(12) اے پیغمبر آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں، اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی چادر کو اپنے اوپر لٹکائے رہا کریں کہ یہ طریقہ ان کی شناخت یا شرافت سے قریب تر ہے اور اس طرح ان کو اذیت نہ دی جائے گی اور خدا بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔"(13) ان آیات سے جو مفہوم مستفاد ہوتا ہے وہ ایک جاودانی حقیقت ہے ان کی پابندی کرنے سے خواتین کی عصمت، وقار، دبدبہ اور پاکیزگی بہت بڑھ جاتی ہے، اور خدا او حضور اکرم ﷺ کی خوشنودی کا بھی مستحق ہو جاتی ہیں۔

جس طرح قرآن مجید کی متعدد آیات میں حجاب اسلامی کی تاکید ہے اسی طرح حضرت رسول خدا ﷺ نے بھی اپنے ارشادات میں پردے کی پابندی پر زور دیا ہے۔ اس سلسلے میں بطور نمونے چند احادیث تحریر کی گئی ہیں۔

1۔ "بہت سی عورتیں جو دنیا میں باریک کپڑے پہننے والی ہیں وہ آخرت میں ننگی ہوں گی، اللہ ان کو رسوا کرے گا۔"(14)

۲۔ "کوئی عورت دوسری عورت کے ستر کو (ننگی حالت میں) نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے۔"(15)

۳۔ "عورت تو ہے ہی سراسر چھپائے جانے والی چیز، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے گھور گھور کر دیکھتا ہے۔"(16)

۴۔ "اللہ تعالی کسی بالغ عورت کی نماز اوڑھنی (دوپٹہ، چادر وغیرہ) کے بغیر قبول نہیں کرتا۔"(17)

۵۔ "غیر محرم مردوں سے تنہائی میں نہ ملیں اس لئے کہ اس وقت تیسرا شیطان ہوتا ہے، (جو برائی کروانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے)"(18)

در حقیقت عورت نام ہے ایک ایسے وجود کا جو اپنے دامن سے افراد تیار کرکے معاشرے کے حوالے کرتی ہے اور تمام انسانی واسلامی تقاضوں پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کو سنوارتی ہے۔

اسلام میں پردے کا مسئلہ مکمل اور محکم اصولوں پر استوار ہے، اسلام چاہتا ہے کہ انسان (مسلمان) ہر غیر شرعی جنسی خواہشات سے دوری اختیار کرے، پردے کا یہی مقصود ہے۔ عصر حاضر میں اس مغربی اسلوب کے بر خلاف (کہ جہاں فحاشی کو روا رکھا ہے) اسلام میں اس چیز کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن بعض آزاد لوگ پردے کو گزشتہ زمانے کی کہانی قرار دیتے ہیں ان بے لگام آزادیوں نے معاشرے میں بے حساب مشکلات اور قباحتوں کو جنم دیا ہے۔ شریعت اسلام میں پردے کا جو فلسفہ بیان ہوا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اگر پردہ معاشرہ میں رائج نہ ہو تو معاشرہ میں جنسی بے راہ روی میں اضافہ ہو گا۔ جس سے معاشرہ میں ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو گی۔ ازدواجی زندگی کے اقدار مفقود ہو جاتے ہیں۔ عریانی میں اضافے کی وجہ سے دنیا میں طلاق اور ازدواجی زندگی میں علیحدگی کا تناسب بڑھتا چلا جا رہا ہے، وہی پر گھرانے تارِ عنکبوت کی طرح تیزی سے ٹوٹ کر بکھر رہے ہیں۔ لیکن جس ما معاشرے میں حجاب کی پابندی کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی اقدار کی بھی پاسداری ہے وہاں اس طرح کے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ بے پردگی در حقیقت فحاشی کے پھیلاؤ اور ناجائز اولاد کی کثرت کا پیش خیمہ ہے اور یہ بات اس قدر آشکار ہے کہ ہمارے

خیال میں اعداد و شمار کی محتاج نہیں ہے اور اس کی وجوہ خصوصاً مغربی معاشروں میں پورے طور پر نمایاں ہیں۔ اگر اس حقیقت کی طرف توجہ کی جائے تو اس مسئلے کے خطرناک پہلو زیادہ واضح ہو جاتے ہیں کہ فحاشی اور اس سے بھی بڑھ کر ناجائز بچے انسانی معاشروں میں جرائم کا سرچشمہ تھے اور ہیں، جیسا کہ ایڈز، سکن اور دیگر بیماریاں تیزی سے بڑھتی جارہی ہیں جس کا تدارک کرنا بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔

بے حجابی کی ممانعت کی ایک اہم وجہ اور فلسفہ یہ بھی ہے کہ بے پردگی اور عریانی عورت کے مقام کے زوال کا بھی باعث ہے، اگر معاشرہ عورت کو عریاں بدن دیکھنا چاہے گا تو فطری بات ہے کہ ہر روز اس سے آرائش کا تقاضا بڑھتا جائے گا اور اس کی نمائش میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ جب عورت جنسی کشش کی بنا پر سازوسامان کی تشہیر کا ذریعہ بن جائے گی، اور پھر ہر جگہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ بن جائے گی۔ جیسا کہ آج کل اکثر نظر آتا ہے تو اس صورت حال میں اس کی حیثیت معاشرے میں ایک کھلونے یا بے قیمت مال واسباب تک گر جائے گی اور اس کی انسانی اقدار فراموش ہو جائیں گی اور اس کا اعزاز وافتخار صرف اس کی جوانی، زیبائش اور نمائش تک محدود ہو کر رہ جائے گا، ایسے معاشرے میں ایک عورت اپنی اخلاقی خصوصیات، علم وآگہی اور بصیرت کے مظاہرے کیسے کر سکتی ہے اور کوئی بلند مقام کیسے حاصل کر سکتی ہے۔

اسلام عورت کو پردے کی ترغیب دلاتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ عورت جس قدر سنجیدہ، باوقار اور پاکدامن ہوگی اور اپنے آپ کو مردوں سے چھپائے رکھے گی اس کے احترام میں اتنا ہی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام نے منزلت کا پلڑا مردوں کے لیے بھاری قرار دیا ہے اور اسلامی کارناموں میں عورتوں کو چنداں مقام و منزلت حاصل نہیں، لیکن یہ محض غلط فہمی ہے کیونکہ اسلام میں بعض مقامات پر عورت اور مرد کے حقوق اور قوانین کے درمیان فرق ہے جن میں سے ہر ایک کی اپنی علیحدہ وجہ اور خاص فلسفہ ہے، اس میں شک نہیں کہ اس قسم کے فرق سے قطع نظر کہ جن کی مخصوص معاشرتی حیثیت اور خاص طبیعی حالت ہوتی ہے، انسانی پہلو اور روحانی مقامات کے لحاظ سے اسلام کی نظر میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ قرآن کریم مومنین کی خصوصیات اور اعتقادی، اخلاقی اور عمل کے اہم ترین

بنیادی مسائل بیان کرتے وقت ترازو کے پلڑوں کے مانند مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے شانہ بشانہ قرار دیا گیا ہے اور ہر دو کے لیے بغیر کسی تھوڑی سی تفاوت اور فرق کے یکساں اجر بیان کیا گیا ہے یعنی جسمانی فرق کی طرح روحانی فرق کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور ظاہر سی بات ہے کہ یہ فرق انسانی معاشرے کے نظام کو جاری وساری رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ اس طرف سورہ نحل میں اشارہ ہوا ہے۔

جب ہم قرآن مجید کی سورہ نحل کی اس آیت کو پڑھتے ہیں۔" مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔"(19) جو شخص بھی نیک عمل کرے گا وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحبِ ایمان ہو ہم اسے پاکیزہ حیات عطا کریں گے اور انہیں ان اعمال سے بہتر جزا دیں گے جو وہ زندگی میں انجام دے رہے تھے۔(20) تو اس میں ہمیں کوئی فرق نظر نہیں آتا، اسلام مرد کی طرح عورت کے لیے بھی اقتصادی آزادی کا قائل ہے بلکہ موجودہ زمانہ کے بہت سے قوانین کہ جن میں عورت کو کسی قسم کی اقتصادی نہیں دی گئی، پس ہمیں ایسی صاحبان علم خواتین کا تذکرہ بھی ملتا ہے جو فقہا اور راویوں کی صف میں موجود ہیں اور جنھیں ناقابل فراموش شخصیات کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے۔ اگر ہم اسلام سے پہلے عرب کی تاریخ کی ورق گردانی کریں اور اس معاشرے کی عورت کی کیفیت کا مطالعہ کریں کہ وہ کس طرح بنیادی حقوق سے محروم تھی تو معلوم ہو گا کہ بعض اوقات تو وہ لوگ اس کے جینے کے حق کے قائل بھی نہیں تھے اور پیدا ہونے کے بعد اسے زندہ در گور کر دیتے تھے۔ اسی طرح اگر موجودہ دور میں عورت کی حالت دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ تمدن کے مٹھی بھر جھوٹے دعوے داروں نے عورت کو بس ایک بے جان کھلونا سمجھا ہوا ہے۔"(21)

ان حقائق کی روشنی میں ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ دیگر تہذیب وروایات کے مقابلے میں اسلام نے عورت کو کونسا مقام دیا اور اس کی کس قدر بڑی خدمت کی ہے اور معاشرے میں ایک باعزت اور باوقار مقام دلوایا ہے، تو اب عورت کا بھی حق بنتا ہے کہ اس عزت وقار کی لاج رکھے۔

اسلام جب پردے کی تاکید کرتا ہے تو اس سے مراد ایک نہایت پاک وصاف سوسائٹی کا قیام ہے۔ اگر ہم اپنے چاروں اطراف نظر ڈالیں تو بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ احکام الٰہی سے اعراض اور روگردانی کے کیسے کیسے بھیانک اور عبرت ناک مناظر سامنے آرہے ہیں۔ مغربی دنیا خصوصاً یورپ اور امریکی معاشرے میں جہاں کسی قسم کے پردے اور حجاب کا گزر نہیں، جہاں ہر طرف لطف اندوزی، ہیجان خیزی، شہوت پرستی اور گوشت پوست کی لذت اندوزی کا سامان ہو رہا ہے، ایسے ایسے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں جن سے ہر وقت جنسی ہیجان پیدا کیا جارہا ہے، جس کے نتیجے میں جنسی پیاس بڑھتی جارہی ہے جو کسی طرح بجھتی ہی نہیں، انسان کی خوابیدہ حیوانیت کو جگادیا گیا ہے اور انسان بے قید شہوت رانی کا شکار ہو گیا ہے، اس کے اعصاب اور نفسیات کے اندر ہیجان خیز امراض پیدا ہو رہے ہیں۔ مرد اور عورت میں ایک دوسرے کے لئے کشش ایک فطری امر ہے اور یہ انسان میں تخلیقی طور پر ودیعت کی گئی ہے، کیونکہ انسان کو اس زمین پر اپنے منصبِ خلافت کی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔

موجودہ دور جسے انسان کی ترقی اور خوشحالی کا دور کہا جاتا ہے جہاں انسان نے ہر میدان میں کامیابی کے جھنڈے گھاڑے تو وہاں وہمیں ایسی جاہلیت بھی نظر آتی ہے جس کے سامنے اسلام سے پہلے عربوں کی جاہلیت بھی شرما جائے گی۔ اگرچہ بعض لوگ اس چیز کو تسلیم نہیں کرتے کہ ظہور اسلام کے بعد جاہلیت کی کوئی اور قسم بھی دنیا میں ظہور پذیر ہو گی لیکن آج کے زمانے میں یہ امر ہمارے لیے جو اکیسویں صدی کی جاہلیت کے وحشت ناک مظاہرے کے شاہد ہیں پورے طور پر حل شدہ ہے اور اسے قرآن مجید کی معجزانہ پیشن گوئیوں میں سے ایک شمار کرنا چاہیے۔ اگر عرب جاہلیت اولی کے زمانے میں قتل اور غارتگری کا بازار گرم رکھتے تھے اور بطور مثال متعدد بار بازار عکاظ احمقانہ خوں ریزی کا مرکز بنا جس میں کچھ افراد قتل ہو گئے تو ہمارے زمانے کی جاہلیت میں ایسی عالمی جنگیں رونما ہوتی ہیں کہ بسا اوقات دو کروڑ افراد ان کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں اور اس سے زیادہ تعداد میں لوگ مجروح اور معذور ہو جاتے ہیں۔ اگر دور جاہلیت میں عرب عورتیں "تبرج بزینت" کرتی تھیں اور اپنے دوپٹے کو اس انداز سے استعمال کرتیں کہ سینہ، گلا، گردن کا ہار اور گوشوارے نمایاں ہو جاتے تو ہمارے

زمانے میں ایسے کلب بھی ہیں جنہیں برہنوں کے کلب کا نام دیا جاتا ہے، جن کا نمونہ مغربی دنیا میں موجود ہے۔ ہم نہایت معذرت کے ساتھ عرض کر رہیں ہیں کہ ایسے کلبوں میں لوگ مادرزاد ننگے بن جاتے ہیں، ساحل سمندر کے پلازوں، سوئمنگ پولوں یہاں تک کہ شارع عام پر ہونے والی اخلاق باختگی ناقابل بیان ہے۔ اگر عربوں کی جاہلیت کے دور میں "جھنڈے تلے والی بد معاش عورتیں" جو گناہ کی دعوت کی غرض سے اپنے مکانوں پر جھنڈے نصب کر دیتی تھی موجود تھیں، تو ہماری صدی کی جاہلیت میں ایسے افراد بھی موجود ہیں جو اس بارے میں مخصوص روزناموں میں ٹیلی وژن اور انٹرنیٹ وغیرہ پر ایسے مطالب شائع کرتے ہیں جن کے ذکر سے قلم شرماجاتا ہے اور اس کے مقابلے میں عربوں کی جاہلیت شرافت نظر آتی ہے۔ مختصر یہ کہ ہم ان مفاسد کی کیفیت میں کیا کہیں جو ایمان سے خالی اس مادی اور مشینی تمدن میں پائے جاتے ہیں جن کو بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

اسلام نے عورت پر جو فرائض عائد کئے ہیں وہ اس قدر اہم ہیں کہ انہیں غیر ضروی سمجھ کر ترک کر دینا نہایت خطرناک غلطی ہے۔ عورت کے فرائض اس قدر وسیع اور ہمہ گیر ہیں کہ وہ اگر ان کی طرف کماحقہ توجہ دے تو اسے کسی دوسری سرگرمی کی جانب دیکھنے کا وقت بھی نہ ملے۔ ملک کی ترقی کے لیے جتنی ضرورت اچھے سائنسدانوں کی ہے اتنی ہی ضرورت اچھی ماؤں، بہنوں اور بیویوں کی بھی ہے، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت بیرونِ خانہ سرگرمیوں میں الجھ کر بھی بچوں کی درست اور صحیح نگہداشت کر سکتی ہے وہ حقیقت سے ناواقف ہیں۔

ایسے تمام ممالک جہاں ہر قسم کا جسمانی ملاپ عریانی اور جنسی بے راہ روی عام ہے، ہر قسم کی قید وبند سے وہ آزاد ہیں، ان کے نزدیک تمام ممکن شکلیں جائز ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی جنسی پیاس جنون کی حد تک بڑھ گئی ہے اور ان کی تسکین کا نام ونشان تک مٹ گیا ہے، جس کے باعث وہاں جنسی اور نفسیاتی بیماریوں کا ایک طوفان امڈ آیا ہے، ایسے تمام مسائل سے وہ معاشرے دوچار ہیں جو جنسی محرومی، ناآسودگی سے پیدا ہوتے ہیں، اس کے باوجود وہاں جنسی تعلقات اور ملاپ مویشیوں اور حیوانات کی طرح راستوں پر عام دیکھا جاسکتا ہے،

جب کہ اسلام جو انسان کے ہر جذبے کی نا صرف تطہیر کرتا ہے بلکہ انہیں پاک صاف کرتا ہے' انہیں تہذیب وشائستگی سے ہم کنار کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو ایک آسودہ اور پر سکون زندگی بسر کرنے میں بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ عورتوں کا بے حجاب ہونا، فیشن کو اپنانا، بن سنور کر غیر مردوں کے سامنے آنا، دعوت نظارہ دینا، بے پردگی اور بے حجابی کے نام پر شعائر اسلامی کو پامال کرنا، یہ سب اسلامی نہیں بلکہ مغربی اور غیر اسلامی معاشرت اور روایات ہیں جن کے بھیانک نتائج ہمارے سامنے ہیں۔

اسلامی ممالک میں پردے کے عملی مظاہرے کا ایک جائزہ

دنیا کے نقشے پر تقریباً اٹھاون اسلامی ممالک موجود ہیں جن میں سے ہر ایک ملک کا اپنا آئین ودستور ہے لیکن مسلمان ہونے کے ناتے ہر شخص پر اسلامی احکامات کا ماننا واجب ہے اور سربراہان پر اپنے ممالک میں اس پر پابندی کروانا بھی لازم ہے۔ جب ہم اسلامی ممالک کے معاشروں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوجاتا ہے کہ وہاں پر کس حد تک اسلامی احکامات کی پابندی کی جارہی ہے منجملہ اگر صرف پردے کے حوالے سے دیکھیں تو جہاں دنیائے اسلام میں حجاب کے بارے میں مختلف معاشروں کا مختلف رویہ رہا ہے وہاں اسے اوڑھنے کے انداز بھی جدا جدا رہے ہیں۔ جہاں ایران اور سعودی عرب میں اسے تمام عورتوں کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے وہاں ان دونوں معاشروں میں اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا صرف سر کا ڈھانپنا ہی کافی ہے یا چہرے پر نقاب ڈالنا بھی ضروری ہے۔ اس کے برعکس ترکی میں سرکاری اداروں میں اس پر پابندی بھی لگائی گئی، اسی طرح چاہے عرب ہوں یا عجم کوئی بھی ملک ایسا نہیں ہے جس میں مکمل طور پر حجاب کی پابندی کی جارہی ہو ایران اور سعودی عرب ہی ایسے ممالک ہیں جن میں حکومتی طور پر اس کی پابندی لازمی ہے وہاں خواتین بغیر حجاب کے باہر نہیں نکل سکتی اس کے علاوہ باقی کسی بھی ملک میں سرکاری طور پابندی لازمی نہیں ہے۔ پھر عراق ایک ایسا ملک ہے جس میں اکثر شہروں میں خواتین پردے کی پابندی کرتی ہیں جن کربلاء، نجف، کاظمین، حلہ کردستان کے علاقے ایسے ہیں جہاں پر باحجاب خواتین نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد شام، لبنان قطر، بحرین، مصر، فلسطین اور دیگر عرب ممالک میں اکا دکا ایسے معاشرے ہیں جو حجاب کی پابندی

کرتے ہیں، مجموعی طور پر اس حکم اسلامی کی پابندی نہیں ہے ۔اگر ہم دوسرے اسلامی ممالک جیسے ملائیشیاء،انڈونیشیاپاکستان،بنگلہ دیش اور دیگر ملکوں کے معاشروں پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ سرکاری سطح پر حجاب کی پابندی لازمی قرار نہیں دی گئی ہے،ہر ملک کے اندر کچھ معاشرے ایسے ہیں جو حجاب کی پابندی کرتے ہیں وہاں خواتین ہمیں بے حجاب نظر نہیں آتی۔ پاکستان میں کافی علاقوں بالخصوص دیہاتوں میں پردے کی پابندی کی جارہی ہے، پاکستان میں مجموعی طور پر خواتین سر پر دوپٹہ اوڑتی ہیں، لیکن جس مغربی کلچر کو کھلے عام میڈیا کے مختلف ذرائع سے سمویا جارہاہے اس سے نئی نسل بالکل اسلامی روایات اور ثقافت سے دور ہوتی جارہی ہے اور اپنے آپ کو مغربی اور دیگر غیر اسلامی کلچر کو اپنانے میں ماڈرن سمجھتے ہیں جو ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے،جو قومیں دوسروں کی روایات، رہن سہن اور ثقافت کو اپنانے کی کوشش کرتی ہیں وہ کوے کی طرح اپنی چال یعنی اپنی شناخت اور پہچان بھول جاتی ہیں. یہ پہلو انتہائی غور طلب ہے کہ ایک طرف یورپی ممالک اور دیگر مغربی ادارے اسلامی روایات اور شعائر کو آئین سازی کے ذریعے مسخ کررہیں ہیں تو دوسری طرف ہمارے ہاں معاشرے میں مغربی اور ہندو روایات و کلچر کو فروغ دیا جارہاہے۔ملک خداداد پاکستان جو اسلامی تہذیب وروایات کے نام پر معرض وجود میں آیا تھااور مشرقی کلچر کے فروغ کے لیے کوشاں ملک کی آج کل کے حالات دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے قوم کی نئی نسل اپنے رسم ورواج کو بھول چکے ہیں نت نئے پروگروموں نے ان کو اخلاقی پستی کا شکار کیا ہے ہمیں ملک کے تعلیمی اداروں، شہروں اور دیگر دفاتر ومقامات پر اکثریت مغربی تہذیب وثقافت کے دلدادہ لوگ نظر آتے ہیں جو ان باتوں کو دقیانوسی خیال کرتے ہیں اور دور جاہلیت سے تعبیر کرتے ہیں۔ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر شخص اور ہر ادارہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور ان کو احسن طریقے انجام دیں۔ آخر میں اس دعوتِ فکر کے ساتھ کہ طرز معاشرت کے لئے ایک طرف تو وہ ضوابط وہدایات ہیں جو قرآن وسنت سے حاصل ہوتے ہیں، اور دوسری طرف وہ آزاد خیال لوگوں کی روش ہے جسے مغربی تہذیب اور ہندو ثقافت کے زیرِ اثر جملہ ذرائع اِبلاغ کے ذریعہ فروغ دیاجارہاہے، اب ہمیں ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دے کر اختیار کرنے کا فیصلہ کرناہے۔البتہ فیصلہ کرنے سے پہلے ہمیں سوچ لیناچاہیے

کہ روزِ قیامت عدالتِ خداوندی میں پیش ہونا ہو گا۔ اللہ تعالی ہمیں اپنی معرفت عطا فرمائے تا کہ اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔

نتائج

1. بے پردگی سے مردوں کو بالعموم اور خواتین کو بالخصوص معاشرتی، معاشی، طبی اور تہذیبی نقصانات کا سامنا ہوتے ہیں۔
2. حجاب دراصل خواتین کی عزت وعصمت کی حفاظت کا ایک ذریعہ ہے۔
3. بے پردگی سے معاشرے میں جرائم اور جنسی بے راہ روی پیدا ہوتی ہے۔
4. اسلام نے پردے سے متعلق جہاں خواتین کو پابند کیا ہے وہاں مردوں کو بھی پابند کیا ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کو (خواتین سے) نیچے رکھیں۔
5. پابندی کرنے سے خواتین کی عصمت، وقار، دبدبہ اور پاکیزگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
6. عورتوں کی بے پردگی، عریانی اور آرائش مردوں کے لیے بالخصوص جوانوں کے لیے جنسی تحریک کا باعث ہے، ایسی تحریک کہ جو مردوں کے اعصاب کو شکستہ کر کے رکھ دیتی ہے، یہ کیفیت طبیعت میں ہیجان اور نفسیاتی امراض کا سرچشمہ بن جاتی ہیں۔
7. بے پردگی درحقیقت فحاشی کے پھیلاؤ اور ناجائز اولاد کی کثرت کا پیش خیمہ ہے۔

حوالہ جات

1. مطہری، شہید مرتضی، استاد، **عورت پردے کی آغوش میں** (کراچی: اسلامک ایسوسی ایشن) ص:۵۹
2. القرآن:32/38
3. جوادی، ذیشان حیدر، **ترجمہ القرآن** (لاہور: الصراط اسلامک نیٹ ورک)
4. القرآن:31/24
5. جوادی، ترجمہ القرآن
6. القرآن:24/60-58
7. جوادی ترجمہ القرآن
8. القرآن:53/33
9. جوادی، ترجمہ القرآن
10. القرآن:53/33
11. جوادی، ترجمہ القرآن
12. القرآن:59/33
13. جوادی، ترجمہ القرآن
14. بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، **صحیح بخاری** (لاہور: وحید الزمان، علامہ، مشتاق بک کارنر اردو بازار) باب: عورتوں کے لباس وزینت کا بیان، ص:۵/ ۳۱۵
15. ابن ماجہ، محمد بن یزید الربعی، ابی عبد اللہ، **سنن ابن ماجہ** (لاہور: وحید الزمان علامہ، اسلامی کتب خانہ اردو بازار) باب: اپنے مسلمان بھائی کا ستر دیکھنے کی ممانعت، ص:۱/۲۹۱
16. ترمذی، محمد بن عیسی، ابو عیسی، **جامع ترمذی** (لاہور: بدیع الزمان، مولانا، اسلامی کتب خانہ اردو بازار) باب: عورتوں کا مردوں سے حجاب کے بیان میں، ص:۲/۲۸۵
17. سنن ابن ماجہ، ایضاً، باب: **اقامت صلاۃ**، ص:۱/۳۵۳
18. سجستانی، سلیمان بن اشعث، **سنن ابوداؤد**، (لاہور: وحید الزمان، علامہ، اسلامی کتب خانہ اردو بازار) باب: آنکھ نیچی رکھنے کا حکم، ص:۲/۱۱۷
19. القرآن:97/16
20. شیرازی، ناصر مکارم، **تفسیر نمونہ** (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، گنگارام مینشن شاہراہ قائداعظم) ص:۱۷۔۲۶۴
21. شیرازی، **تفسیر نمونہ**، ص:۱۷۔۲۶۴